خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 14- مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 61 | جمعرات 23 شوال- 1416ھ 14 امان 1375 ہش 14 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوری سوزش اور گدازش سے جب دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو- دعا کرنا مرنا ہوتا ہے- اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے اور وہ دعا کرتا ہے- دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے- مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی- پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے- اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے- جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے- اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی-

یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں- پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف- اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر (نظر) کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے- (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 596)

نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دینا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ازراہ تکبر اپنے غریب بھائی کی دعوت رد کرنا ایک گناہ ہے- اور اس کی دل شکنی کا موجب ہوتا ہے- پس کوئی ایسی دعوت رد نہ کرو- جس میں تمہاری نیت میں کوئی ادنیٰ سا بھی فتور ہو کہ تم اپنی بڑائی کی وجہ سے رد کر رہے ہو یا کسی کی غربت کی وجہ سے رد کر رہے ہو- یہی مفہوم ہے جس کے مطابق تمام حدیثیں ایک دوسرے سے مطابقت کھا رہی ہیں- ورنہ یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ عملاً لفظاً- لفظاً- بعض لوگ اس حدیث پر عمل کریں کیونکہ بعض لوگوں کے تعلقات کے دائرے اتنے وسیع ہوتے ہیں کہ ان کے لئے ہر دعوت کو ظاہراً قبول کرنا ممکن نہیں ہوتا مگر دعوت کو ایک اور رنگ میں قبول کیا جاسکتا ہے- اسی محبت اور اخلاص سے ان کے شکریے ادا کئے جائیں ان سے معذرتیں کی جائیں یہاں تک وہ معذرتیں قبول کر لیں یہ بھی ایک دعوت قبول کرنے کا رنگ ہے- تو جہاں آپ دعوتیں لفظاً" لفظاً" قبول نہیں کر سکتے وہاں سے کم سے کم کلمہ خیر کے ذریعے اپنی اس کمزوری کا ازالہ کریں اور اس کو یقین دلا دیں، دعوت کرنے والے کو کہ تمہاری دعوت کی میرے دل میں گہری قدر ہے- میں ممنون احسان ہوں گویا میں نے دعوت قبول کرلی لیکن میری مجبوریاں حائل ہیں-

پھر فرمایا کہ جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے- اس کے اس نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں دو اگر بدلہ دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم سے کم دعائے خیر ہی کرو- یہ وہی بات ہے جو میں پچھلی حدیث کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں- اور اس میں پھر یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ دعا اتنی کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے اس کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے-

(از خطبہ 12- اگست 1994ء)

جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کرتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم انس احمد صاحب ولد مکرم شبیر احمد صاحب ڈوگری گھمناں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال ہالینڈ کا نکاح مکرمہ فرحت رخسانہ صاحبہ بنت مکرم حبیب اللہ شاد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ- ضلع جھنگ سے بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ 96-3-8 کو پڑھا- مکرم فرحت رخسانہ صاحبہ مکرم غلام حسین صاحب درویش آف قادیان کی نواسی ہیں- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے-

○ مکرم نفاست احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم سعادت علی صاحب کا نکاح محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے یکم مارچ 1996ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد عصر یہ ہمراہ عزیزہ مکرمہ فوزیہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم حمید احمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب (اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے- ٹل ضلع کوہاٹ) بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا- عزیز نفاست احمد حضرت میاں علی گوہر صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ فوزیہ یاسمین مکرم خان میر خان صاحب (باڈی گارڈ حضرت امام جماعت الثانی) کی پڑپوتی ہے- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

فضل عمر ہسپتال میں

آسامیاں خالی ہیں

○ پیتھالوجسٹ 1 4880-325-8130

مہنگائی الاؤنس 500

ویمن میڈیکل آفیسر 2

3804-258-6900

مہنگائی الاؤنس 500

آئی رجسٹرار 1 3804-258-6900

مہنگائی الاؤنس 500

ڈینٹل سرجن 2 3804-258-6900

مہنگائی الاؤنس 500

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4 امان 1375ھش — 14- مارچ 1996ء

رضاکارانہ کام کی اہمیت

تنخواہ لے کر کام نہ کرنے والا یعنی اپنی تنخواہ اور ذمہ داری کے مطابق پوری طرح کام کو سرانجام نہ دینے والا یقیناً خائن ہے کیونکہ جس طرح ہم سودا خریدتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ جتنی رقم دی گئی ہے اس کے مطابق پورا پورا سودا دیا جائے۔ اگر تولنے میں کوئی ڈنڈی مارے تو ہمیں کتنا برا لگتا ہے۔ چاہے کلو میں سے ایک سوواں حصہ ہی کم ہو لیکن ہم اسے برداشت نہیں کرتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جتنے پیسے ہم نے دیئے ہیں ان کے مطابق ہمیں چیز ملنی چاہئے۔ نوکری بھی ایسی ہی بات ہے۔ ہم ایک خاص وقت تک کام کرنے کے لئے رقم وصول کرتے ہیں اور نہ صرف خاص وقت کے لئے بلکہ ایک خاص طریق پر اور ایک خاص مقدار میں۔ کیونکہ سودے میں بھی تو یہ ہوتا ہے کہ اچھی چیز بھی تول کر دی جا سکتی ہے اور بری چیز بھی۔ اگر پیسے اچھی چیز کے دیئے ہوں تو بری کون لینا گوارا کر سکتا ہے۔ جب کسی شخص کو تنخواہ پر ملازم رکھا جاتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے یا اسے بتایا جاتا ہے کہ اسے کتنا کام کرنا ہے اور اگر وہ اتنا کام نہ کرے تو بے شک ملازم رکھنے والے کو تو اس کا علم نہ ہو لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے اس کے مطابق ہم ضرور دیں بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں ملتا ہی کیا ہے۔ لیکن اس بات کا فیصلہ ملازمت سے پہلے ہونا چاہئے۔ اگر کام کی نسبت پیسے کم دیئے جانے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے تو ہم اس بات کے مجاز ہیں کہ ہم انکار کر دیں۔ لیکن جب ایک دفعہ معاہدہ ہو جاتا ہے کہ کسی شخص نے اتنی رقم لے کر فلاں کام کرنا ہے تو ملازم کا یہ فرض ہے کہ وہ بغیر کسی جائز عذر کے اس کام سے کم کام نہ کرے اس وقت سے کم وقت نہ دے۔ یہ بات تو ہے ان افراد کے متعلق جو ملازم ہوتے ہیں جن کے کام اور جن کی تنخواہ کا قبل از وقت فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ لیکن بہت سے کام ایسے ہیں جو آنریری طور پر کئے جاتے ہیں۔ رضاکارانہ طور پر کئے جاتے ہیں۔ ایسے کاموں میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ کام تو ہمارے ذمہ لگا دیا گیا ہے۔ اور کام لگانے والا یہ امید کرے گا کہ وہ کام پورا کیا جائے لیکن اگر ہم یہ سمجھ کر کہ ہمیں اس سے ملتا ہی کیا ہے اس کام کو پوری طرح یا ٹھیک طرح نہ کریں تو یہ بھی ایک خیانت ہی ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ کام کرانے والے اور کام کرنے والے میں جب یہ معاہدہ طے پا جاتا ہے کہ کس کس طرح کام کیا جائے گا تو کام کو اسی طرح سرانجام دینا کام کرنے والے کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آنریری کام کے متعلق ایک دفعہ فرمایا۔

"یہ بھی ایک نقص ہے کہ آنریری کام کرنے والے کام کرنے کی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جب کسی نے اقرار کر لیا کہ میں فلاں کام کروں گا اور وہ کرتا نہیں تو وہ ایسا ہی مجرم اور خائن ہے جیسا تنخواہ لے کر کام نہ کرنے والا۔ کیونکہ اس کے کام نہ کرنے سے بھی سلسلے کو ایسا ہی نقصان پہنچے گا جیسا تنخواہ لے کر نہ کرنے والے سے"۔

چونکہ ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے جو آنریری کام کرتے ہیں کسی نہ کسی ذیلی تنظیم سے وابستہ ہیں اور بغیر تنخواہ لئے اس کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ کام کو بہتر طریق پر چلانے کے لئے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے کہ تنخواہ لینے والا تو کام کرے گا ہی اسے کرنا ہی چاہئے لیکن آنریری کام کرنے والے کا بھی یہ فرض ہے کہ جو کام اس کے ذمہ لگایا گیا ہے اسے کرے اور خلوص نیت سے کرے اور اس کام کو اسی طرح کرے جیسے کہ اسے اس کام کے کرنے کی تنخواہ مل رہی ہے۔ آخر اجر بھی تو تنخواہ ہی ہے۔ بلکہ اجر تو تنخواہ سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور آنریری کام کرنے والوں کو جو اجر ملتا ہے یا ملے گا وہ اہمیت میں اس رقم سے کہیں زیادہ ہے جو تنخواہ دار کو ملتی ہے۔ پس آیئے ہم سب عہد کر لیں کہ ہم آنریری کام کو بھی نہایت ذمہ داری کے ساتھ کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

بِن مانگے بھی ملتا ہے تو مانگے کی ہے کیا بات
جو اپنا سہارا ہے وہ اللہ کی ہے ذات
یوں تو وہ بصارت کو دکھائی نہیں دیتا
ہے چشمِ بصیرت میں مگر اس کا ہی اثبات

ابو الاقبال

○

ماہتاب اتنا چمک دار نہ دیکھا نہ سنا
ایسا انوار کا شہکار نہ دیکھا نہ سنا

دستخط کرکے مجھے بھیجا کلامِ طاہر
آپ جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سنا

آپ کی ذرہ نوازی ہے جو ہے اتنا کرم
اپنے عشاق سے یہ پیار نہ دیکھا نہ سنا

پیش کش کوئی گراں آپ کے احساں سے نہیں
لطف اور ایسا طرح دار نہ دیکھا نہ سنا

آنکھ اس پیکر انوار پہ ٹھہری ہی نہیں
یوں سجا جبہ و دستار نہ دیکھا نہ سنا

لذّت قلب و نظر ڈش کی بدولت حاصل
مائدہ اتنا مزے دار نہ دیکھا نہ سنا

کوئی ستاری میں ممکن نہیں اس کا پاسنگ
کوئی مجھ جیسا گناہ گار نہ دیکھا نہ سنا

امتہ الباری ناصر

بقیہ صفحہ 1

لیبارٹری ٹیکنیشن 1 2080-66-3400
منگائی الاؤنس 500
ڈسپنسر 1 2020-60-3220
منگائی الاؤنس 500
ڈرائیور 1
1650-36-1938/48-2514
60-2994
207.D.A منگائی الاؤنس 500
مددگار ڈرائیور 1
1540-18-1684/24-1972
36-2260
منگائی الاؤنس 500

خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس مورخہ 24- مارچ 1996ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

خدا کے لئے قربان ہونے والے کو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"انسان کو قربان تو ہونا ہی پڑتا ہے کوئی اپنے نفس کے لئے قربان ہوتا ہے۔ کوئی عزت کے لئے۔ کوئی اپنے کسی عزیز کے لئے۔ اور کسی کو زمانہ کے ہاتھوں قربان ہونا پڑتا ہے مگر مبارک ہے وہ جو خدا کے لئے قربان ہو اور قربانیوں کے لئے ہلاکت ہے مگر خدا کے لئے قربان ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور ایسے شخص کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہلاکت سے بچایا جاتا ہے بلکہ جو اس کو فنا کرنے کے لئے اٹھے اس کو فنا کر دیا جاتا ہے۔ اور مٹا دیا جاتا ہے۔"

(الفضل 28- ستمبر 1918ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

کیں جہاں با کسے وفا نہ کند
نہ کند صبر تا جدا نہ کند

کہ یہ جہاں کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتا اور جب تک اپنے سے جدا نہ کرلے اسے صبر نہیں آتا۔

گر بود گوش بشنوی صد آہ
از دل مردہ درون تباہ

اگر تیرے کان ہوں تو سینکڑوں آہیں سنے گا۔ اس مردہ دل سے جس کا اندرونہ تباہ ہو چکا ہے۔

کہ چرا رو بتافتم ز خدا
دل نہادم در آنچہ گشت جدا

کہ میں نے کیوں خدا سے منہ موڑا۔ اور اس چیز سے دل لگایا جو مجھ سے جدا ہو گئی

قدر ایں رہ بپرس از اموات
اے بسا گورہا پر از حسرات

اس رستے کی قدر مردوں سے پوچھ بہت سی قبریں ہیں جو حسرتوں سے بھری پڑی ہیں

جائے آں ست کز چنیں جائے
از تورع بروں نہی پائے

مناسب یہی ہے کہ تو ایسی جگہ سے تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ کوچ کر جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں دنیا کی ناپائیداری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اس دنیا سے دل لگاتا ہے اور اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کا سینہ حسرتوں کا مرکز بن جاتا ہے اس کے دل سے آہیں اٹھتی ہیں اس لئے کہ اسے جو حقیقی طور پر حاصل کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کر سکا۔ اور اس دنیا کے پیچھے پڑا رہا جو نہ اس کی بن سکتی تھی نہ بنی۔ اور جس نے اسے اپنے آپ سے جدا کر کے چھوڑا۔ کیونکہ بہرحال ایک دن انسان نے اس دنیا سے منہ موڑ کر دوسری دنیا کی طرف چلے جانا ہے۔ اس وقت انسان سمجھتا ہے کہ میں نے بہت غلطی کی۔ خدا تعالیٰ سے مجھے تعلق پیدا کرنا چاہئے تھا۔ وہ میں نے کیا نہیں۔ اس دنیا کو میں نے اتنی زیادہ اہمیت دی کہ یہی دنیا میرے لئے سب کچھ ہو کر رہ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر قبروں پر غور کیا جائے تو بہت سی قبریں ایسی ہیں جن میں وہ مردے پڑے ہیں جو حسرت کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

حضرت صاحب نصیحت فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کو ایسی زندگی بسر کرنی چاہئے کہ وہ اس دنیا سے تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ کوچ کرے۔ یہاں رہتے ہوئے بھی اسے خوشی حاصل ہو اور یہاں سے جاتے ہوئے بھی اس کے دل میں کوئی حسرت نہ ہو۔ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ایسا مضبوط ہونا چاہئے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کی گود میں بیٹھا ہے۔ اگر اس دنیا میں وہ ایسی زندگی بسر کرے گا تو یقیناً اگلی دنیا میں بھی وہ خدا تعالیٰ کی نعماء سے حصہ پائے گا اور یہی انسانی زندگی کی غرض و غائت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس دنیا کو اس کی اپنی جگہ پر رکھیں۔ اس کی طرف اتنے مائل نہ ہوں کہ خدا تعالیٰ کو بھلا دیں۔ ہمیں ایسی زندگی ملے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کی گود میں پل رہے ہیں اور جب موت آئے تو ہمارے دل میں یہ حسرت نہ ہو کہ ہم نے دنیا سے تو دل لگایا اور خدا کی طرف رجوع نہ کیا۔

ادیان عالم

الفضل 29 اکتوبر 1954ء

حضرت حافظ امام مسلم رح

امام ابو الحسین محمد بن حجاج قشیری نیشاپوری 206ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ ان کا سلسلہ نسب عرب کے مشہور قبیلہ بنی قشیر سے ملتا ہے۔ اس لئے ان کو قشیری کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں نیشاپور محدثین کا پایہ تخت تھا۔ اس لئے امام صاحب کے ذہن کو اس ماحول نے بڑی حد تک جلا کا کام دیا۔ اور علامہ ذہبی کے قول کے مطابق چودہ برس کی عمر میں حدیث کی سماعت شروع کردی۔ رے کے محدثین میں سے محمد بن مہران۔ ابو منان سے سماعت کی۔ عراق میں حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو عبد اللہ بن مسلمہ تعینی سے فائدہ اٹھایا حجاز میں سعید بن منصور اور ابو مصعب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ اور نیشاپور کے سفر میں امام بخاری سے بھی فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح مصر شام وغیرہ ممالک میں بھی حصول حدیث کے سلسلہ میں آتے جاتے رہے۔

امام صاحب کی طباعی اور ذہانت نے ترقی کی اتنی منزلیں طے کیں۔ کہ اسحاق بن امویہ جیسے امام فن بزرگ نے ایک دفعہ فرمایا۔ ای رجل یکون ھذا کہ خدا جانے یہ کس بلا کا شخص ہو گا ابو قریش نے ان کو حفاظ اربعہ (ابو زراعہ۔ عبداللہ بن عبدالرحمان امام بخاری و امام مسلم) میں شامل کیا ہے۔

معاصرین میں باہمی چشمک اور رشک و حسد کا مادہ ہوتا ہے۔ لیکن امام مسلمؒ ہمیشہ ان داغوں سے بچتے رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب مسلم کو خود ابو زرعہؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ جن حدیثوں کو صحیح بتلاتے ان کو رہنے دیتے۔ اور جن پر تنقید کرتے۔ ان کو چھوڑتے جاتے۔ آپ بہت بڑے حق گو اور حق پرست تھے۔ جب امام محمد بن یحییٰ ذہلی نے لفظ بالقرآن کے قائلین کو اپنی مجلس میں آنے سے بند کر دیا۔ تو امام مسلم (جو اس عقیدہ کے خلاف تھے) بھی مجلس سے اٹھ کر چلے آئے۔ اور جس قدر احادیث کا قیمتی ذخیرہ امام ذہلی سے لکھا تھا۔ واپس کر دیا۔ اور امام بخاری کے پاس آکر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

آپ کے اخلاق کے متعلق مشہور ہے۔ کہ انہوں نے زندگی بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ نہ ہی کسی سے گالی گلوچ اور ہاتھا پائی کی ہے۔ آپ کی وفات کا واقعہ جس قدر افسوسناک ہے۔ اس سے زیادہ حیرت انگیز اور قابل توجہ ہے۔ کیونکہ اس سے آپ کی علمی شیفتگی کا پتہ لگتا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ ایک دن آپ ایک مجلس مذاکرہ میں شریک فرماتھے۔ کہ کسی نے سوال کیا۔ مگر آپ کو اس کا جواب معلوم نہ تھا۔ آپ گھر تشریف لائے۔ اور کتب کی ورق گردانی شروع کردی۔ ورق الٹتے جاتے اور ساتھ ہی ٹوکری میں رکھی ہوئی کھجوریں کھاتے جاتے۔ جب صبح حدیث ملی۔ تو کھجوروں کی بھری ہوئی ٹوکری بھی ختم تھی۔ جس سے پیٹ خراب ہو گیا۔ اور وفات ہو گئی۔ بہرحال امام صاحب نے 25 رجب 261ھ سوموار کے دن نیشاپور میں بوقت شام 55 برس کی عمر میں وفات پائی۔ منگل کے روز جنازہ اٹھایا گیا۔ اور نیشاپور کے باہر مصر آباد میں دفن کئے گئے۔

آپ کی ساری زندگی تالیف و تصنیف میں گزری۔ اور بہت سی کتب مثلاً مسند کبیر۔ جامع کبیر۔ کتاب القرآن۔ کتاب الحدیث۔ کتاب اوہام المحدثین کتاب الطبقات۔ کتاب افراد الشامیین۔ کتاب العلل۔ کتاب التمیز۔ کتاب الوجدان۔ کتاب الافراد۔ کتاب مشائخ مالک۔ کتاب مشائخ ثوری۔ کتاب مشائخ شعبہ۔ کتاب المخضرین۔ اور کتاب اولاد الصحابہ وغیرہ تصنیف کیں۔

لیکن ان سب سے اعلیٰ اور پایہ کی کتاب صحیح مسلم ہے۔ جو صحیح بخاری سے دوسرے نمبر پر مانی گئی ہے اس کا انتخاب تین لاکھ احادیث میں سے کیا۔ اور ایسی حزم و احتیاط سے لکھا۔ کہ خود فرماتے ہیں ما وضعت فی کتابی ھذا الا بحجہ وما اسقطت منہ شیء الا بحجۃ

امام مسلم نے اپنی اس کتاب کے ابواب خود مقرر نہیں کئے۔ صرف احادیث بیان کی ہیں۔ لیکن احادیث کے مطالعہ سے اور ترتیب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابواب کی ترتیب ان کے ذہن میں ضرور موجود تھی۔ لیکن لفظاً ذکر مناسب نہ سمجھا۔ اور اپنی کتاب کو خالصتہ "حدیث کی کتاب بنائے رکھنا مناسب سمجھا۔ اور مجتہد کے لئے محدث کے مقرر کردہ عنوانات (ابواب) کی تقلید کو لازمی قرار نہ دیا۔ ان دنوں صحیح مسلم کے نسخوں میں جو عنوانات ہیں وہ سب ابواب امام نووی نے مقرر کئے ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھری محمد ظفراللہ خاں

موقر ماہنامہ "ریاض" کراچی کے حقیقت افروز تاثرات

ارباب دانش سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ چوہدری محمد ظفراللہ خان نے مملکت خداداد پاکستان کی تشکیل کے بعد حضرت قائد اعظم کے ایماء پر جس نیک گھڑی "وزارت خارجہ" کا اہم منصب سنبھالتے ہوئے حلف وفاداری اٹھایا۔ اور اس نازک ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا عہد کیا۔ زمانہ شاہد ہے۔ کہ اس روز سے تا ایندم آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری دیانتداری نہایت خلوص اور جانفشانی کے ساتھ حتی الامکان اپنے عہد کو عمدگی سے نباہنے کی سعی کی۔ خصوصاً پاکستان کے حقوق کے تحفظ اور بین المملکتی مسائل میں آپ نے اپنی خطابت۔ قوت استدلال اور قانونی قابلیت کے جو جوہر دکھائے۔ اس سے پاکستان بین الاقوامی دنیا میں بہت اعزاز کے ساتھ یاد کیا جانے لگا۔ اور سلامتی کونسل کے ایوان میں آپ کی سلجھی ہوئی تقاریر کی گونج اب تک باقی ہے۔

یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک ایسا دلچسپ باب ہے۔ جو رہتی دنیا تک ایک تابندہ ستارے کی طرح مطلع عالم پر فروزاں رہے گا۔

اس سے بھلا کس کو انکار ہے۔ کہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کو اس طویل عرصہ وزارت میں کبھی تو سیاسیات کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے گزرنا پڑا۔ اور کبھی بادو باراں کے مہیب جھکڑوں سے دوچار رہنا پڑا۔ کبھی آپ کو باد مخالف کے روح فرسا تھپیڑوں سے نبرد آزما رہ کر زمانہ کے ستم سہنے پڑے۔ غرضیکہ اس گزشتہ طوفانی دور میں آپ کے خلاف ہر وہ مذموم حرکت بروئے کار لائی گئی۔ جو انسانی بس میں تھی۔ لیکن یہ پیکر صدق وثبات ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں ڈٹا رہا۔ اور خدا کی رضا پر راضی وشاکر رہتے ہوئے ایک حرف شکایت بھی زبان پر نہ لایا۔

آج بعض لوگ بے شک چوہدری صاحب کے ان تمام معرکوں کو بھلا دیں۔ ان خلوص بھری خدمات کو طاق نسیان پر رکھ دیں۔ ان مساعی کو درخور اعتنانہ سمجھیں لیکن ؎

صداقت ہو تو دل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

وہ وقت آتا ہے۔ جب اس جلیل الشان انسان کی پر عظمت خدمات کو سراہا جائے گا۔ اور ان پر تحسین و آفرین اور دعاؤں کے پھول نچھاور کئے جائیں گے۔

یہ بھی خدائے برتر کا قانون ہے۔ کہ جب ایک انسان پوری تندہی جمعیت خاطر اور سچی تڑپ سے اپنے اوپر عائد شدہ فرائض کو نہایت عمدگی سے بجالاتا اور اپنی بے لوث خدمات سے ان میں انفرادیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ ایسے مخلص خادم کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اگر ساری دنیا بھی مل کر اس کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگالے۔ تو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ خود اس کا پشت پناہ بن جاتا ہے۔ اور اس کو اپنی جناب سے نوازتا اور اس سے کہیں اور بلند ارفع و اعلیٰ مقام و منصب عطا کرتا ہے۔ تاکہ اس وسیع کائنات میں بسنے والے اونچے طبقہ کے لوگ بھی اس کی خداداد علمی قابلیت اور حیرت انگیز ذہانت سے مستفیض ہوں۔ چنانچہ شان وشوکت کی ہزاروں تابانیوں کو اپنی جلو میں لئے وہ دن بھی آپہنچا۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کو ان کی بہترین خدمات کے صلہ میں بین الاقوامی عدالت عالیہ کی ججی کا عظیم منصب عطا کیا۔ اور ایسے معجزانہ طریق پر ان کامرانیوں سے ہمکنار کیا۔ کہ نگاہیں حیرت واستعجاب کے عالم میں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے وہ وعدے بھی پورے ہوئے۔ جن کو ان کی بزرگ ماں کو اس نے قبل از وقت خواب یا کشف کے ذریعہ ان کے اس اعزاز کی خبر دے دی تھی۔ کیا ماں کی روح اپنے شاندار بیٹے کی اس کامیابی پر فرط مسرت سے جھوم نہیں رہی ہوگی؟ اگر ذرا گہری نظر سے سوچا جائے تو یہ پاکستان کی عزت وتوقیر ہے۔ کہ اس ملک میں ایسے دماغ بھی موجود ہیں جو یورپ ایسے متمدن اور ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کی اعلیٰ ترین عدالت کے جج مقرر ہو سکتے ہیں۔

لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی تک ہمارے ملک کے اندر عوام میں وہ وسعت قلبی نہیں۔ کہ فرقہ دارانہ جذبات سے الگ ہو کر خالص قومی و ملی مفاد کے پیش نظر ان باتوں کو سوچ سکیں۔ اور ان پر بے لاگ تبصرہ کر سکیں۔ تاہم اس دنیا میں ایسے حقیقت شناس اور حق آگاہ لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کو قسام ازل نے تدبر روشن ضمیری اور وسعت نظر کی دولت سے حصہ وافر عطا کیا ہے۔ وہ ان حقائق کو بے نقاب کرنے میں مردانہ جسارت کا ثبوت دے کر داد تحسین حاصل کرتے اور "کلمہ حق" سے اپنے ایمانوں کی آبیاری کرتے ہیں۔ انہی سلیم المذاق لوگوں میں سے ایک پاکستان کے مشہور ادیب اور نقاد "رئیس احمد جعفری" ہیں وہ ایک ماہنامہ "ریاض" نامی شائع فرماتے ہیں۔ نومبر 1954ء کے شمارہ کے "اداریہ" میں ایک جگہ تاثرات کے عنوان کے تحت چوہدری ظفراللہ خاں کے موجودہ تقرر کے متعلق انہوں نے نہایت حقیقت پر مبنی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ان سے چونکہ میرے مضمون کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے افادہ علم کے لئے اس کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"بین الاقوامی عدالت عالیہ کی ججی"

چوہدری ظفراللہ خان سر بنگل راؤ کی جگہ بین الاقوامی عدالت عالیہ کے جج منتخب ہوگئے ہیں۔ یہ انتخاب ہر اعتبار سے مسرت افزاء ہے۔ ہم چوہدری صاحب کو اس اعزاز پر دلی مبارک باد دیتے ہیں۔ وہ اس منصب پر پہنچ گئے۔ جو ہر اعتبار سے ان کے شایان شان ہے۔

وزیر خارجہ کی حیثیت سے چوہدری صاحب نے پاکستان کی گراں بہا خدمات انجام دی ہیں۔ بڑے کٹھن اور نازک مواقع پر انہوں نے اپنی خطابت، قوت استدلال اور قانونی موشگافیوں کے ایسے جوہر دکھائے ہیں کہ مخالفین بھی عش عش کر اٹھے۔ اور داد دینے پر مجبور ہوگئے۔

چوہدری صاحب ذاتی اعتبار سے بھی بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ ہمارے جوار باب کار اسلامی آئین کا نعرہ بلند کرتے رہتے ہیں وہ ابھی تک وضع اسلامی بھی نہیں اختیار کر سکے ہیں۔ اس کے برعکس چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر تک کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ "گمراہ" اور "کافر" شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان (عبادت) پڑھتا ہے جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونما ہوا۔ تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی عبادت ادا کر رہا تھا۔

ہم چوہدری صاحب کی کامیابی کے دل سے متمنی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ وہ اس منصب کی شاندار روایات میں شاندار اضافہ کا موجب ہوں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ضرور ایسا ہی ہوگا"

(ماہنامہ "ریاض" کراچی نومبر 54ء)

الفضل 25۔ نومبر 1954ء

یاد ماضی

ہماری تاریخ

The TRUTH
THE FIRST ... NEWSPAPER IN NIGERIA

انسانی پیدائش کی غرض

نائیجیریا میں قیام کے دوران حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب نے 1942ء میں ایک کتابچہ شائع کیا تھا جس کا موضوع تھا۔ انسان کی پیدائش کی غرض اور اس غرض کے حصول کے طریق۔ اس کتابچے کی افادیت کے پیش نظر 1955ء کے 12۔ دسمبر کے ٹروتھ کے پرچہ میں اس کو شائع کرنا شروع کیا گیا اور 30۔ جنوری 1956ء تک شائع کیا جاتا رہا۔ مضمون کے آغاز میں آپ نے لکھا کہ:۔

"امید ہے کہ ہمدردی کے جس جذبہ کے ساتھ یہ مضمون لکھا جارہا ہے اسے سراہا جائے گا اور قارئین اسے دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے اس پر غور کریں گے اور ہر وہ بات جسے قابل عمل سمجھیں اس پر عمل کریں گے۔"

اس اظہار بیان کے بعد آپ نے متعدد مذاہب کی کتب مقدسہ میں سے حوالے دے کر یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس دنیا میں انسان کے بھیجے جانے کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنے معبود کو پہچانے اور اس کی عبادت کرے۔ حقیقت میں عبادت بھی اس کو پہچاننے ہی کا نام ہے۔ جب اس کو پہچاننے کو عملی صورت دی جاتی ہے تو انسان کے دل میں محبت کے سوتے پھوٹتے ہیں اور وہ اس کی عبادت کرنے لگتا ہے۔ خاصی تفصیل سے یہ بات سمجھانے کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ سب سے بہتر طریق وہ ہے جو دین حق نے بتایا ہے کہ انسان اپنی پیدائش کی غرض کو کس طرح حاصل کرے چنانچہ اس کی بھی تفصیلات دی گئی ہیں۔

محترم مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب نے ایک لمبے عرصے تک غانا (اس وقت گولڈ کوسٹ) اور نائیجیریا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔ آپ 1955ء میں ربوہ پاکستان میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

غانا میں آپ نے تعلیم کی طرف خاص توجہ دی اور آپ کے کھولے گئے سکول محکمہ تعلیم سے داد پاتے رہے۔ نائیجیریا میں آپ نے تنظیم کی طرف زیادہ توجہ دی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اب نائیجیریا کی جماعت خدا کے فضل سے ایک بہت منظم جماعت ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ تعلیم میں بھی طب میں بھی اور دعوت الی اللہ کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے درجات کو بلند فرماتا رہے اور جو کوششیں آپ نے انسانیت کی خدمت کے لئے غانا اور نائیجیریا میں کی تھیں انہیں ہمیشہ بار آور رکھے۔

آپ کا خط ملا

عبدالمجید صاحب عامر مربی سلسلہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

الفضل 22 فروری 96ء کے پرچہ میں ص 3 پر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر کا ایک مضمون یادرفتگان کے تحت مکرم و محترم محمد اکرم الشواء صاحب کے حالات زندگی کے بارہ میں شائع ہوا ہے۔ خاکسار کو گزشتہ دو سال شام میں رہنے کا موقع ملا ہے اور خاکسار اس خاندان کو ذاتی طور پر جانتا ہے۔ مذکورہ بالا مضمون میں جو حالات محمد اکرم الشواء صاحب کے شائع ہوئے ہیں وہ

باقی صفحہ 7

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

جس بیماری کا 1921ء میں پتہ چل گیا ہو اسے نئی تو نہیں کہہ سکتے لیکن اگر اس سارے عرصہ میں صرف دو چار ہی مریض اس بیماری میں مبتلا ہوئے ہوں اور کہا یہ جائے کہ آئندہ چند سالوں میں لاکھوں لوگوں کو یہ بیماری لگے گی تو اسے نئی بیماری بھی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آخر صحیح معنوں میں شروع تو یہ اب ہی ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس بیماری کا مریض یعنی اچانک کمزور ہونا شروع ہوتا ہے۔ ست ہو جاتا ہے۔ بول نہیں سکتا۔ نہ ہی کوئی چیز نگل سکتا ہے۔ اور سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا ہو کر جاندار لاش کی صورت میں لیٹا رہتا ہے۔ اور آخر کار مر جاتا ہے۔ جس ڈاکٹر نے اول اول اس بیماری کا پتہ چلایا تھا اس کا نام تھا کریو زیڈ جیکب Creut Zft Fdt گویا کہ اس کے نام کے ابتدائی حروف سی۔ جے۔ کی وجہ سے اس بیماری کا نام بھی سی۔ جے پڑ گیا اگرچہ اس کے ساتھ ڈی بھی لگاتے ہیں اور ڈی کا مطلب ہے Disease یعنی بیماری۔ اس طرح اس کو سی۔ جے۔ ڈی کہا جانے لگا۔ اس ڈاکٹر کا خیال یہ تھا کہ یہ گائے کا گوشت کھانے سے لاحق ہوتی ہے اور گائے بھی ایسی جسے بی۔ ایس۔ ای کی بیماری ہو بی۔ ایس۔ ای مخفف ہے Bobovine sponc eforl یہ تو بڑے نام ہیں۔ یاد ہی نہیں رکھے جا سکتے۔ لیکن ان کو آسان زبان میں ڈھالنا ہو تو Cow Madness کہہ سکتے ہیں یعنی گائے کی جنونی کیفیت۔ اب بھی کئی مریض ایسے ہیں جو اس بیماری میں مبتلا ہیں اور زندگی اور موت کی کشمکش میں اپنا وقت گزار رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مویشیوں کو بھی جب یہ بیماری لگتی ہے تو انہیں پہلے کپکپی شروع ہو جاتی ہے اور پھر وہ عجیب طرح بولنے لگتے ہیں اور ان کے دماغ پر اثر ہو جاتا ہے۔ اور بے ہوشی کی حالت میں مر جاتے ہیں۔ ابھی اس بیماری کے متعلق اندازے ہی لگائے جا رہے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی نہ کوئی تشخیص ہے۔ نہ دوا ہے۔ نہ علاج ہے۔ نہ ٹسٹ ہے۔ اندازے سے ہی ساری باتیں کہی جا رہی ہیں۔ البتہ صحیح طور پر اس بیماری کا علم حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹروں کا خیال یہ ہے کہ ایک لڑکی جو اس بیماری میں مبتلا ہے جب وہ ہلاک ہو جائے گی تو پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد پتہ چل سکے گا کہ اس کے دماغ میں کون سا جرثومہ تھا۔ جس نے یہ کیفیت پیدا کر دی۔ اب چونکہ دو چار افراد اس بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کے طبی حلقوں میں زبردست تشویش اور سنسنی پھیل گئی ہے۔ بہت سے لوگوں نے گوشت کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ وہ ہمیشہ اس ڈر میں مبتلا رہتے ہیں کہ گائے کا گوشت کھا کر وہ اس بیماری میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ لیکن چونکہ ابھی اس کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا اس لئے کچھ ڈاکٹر خوب مزے لے لے کر گوشت کھاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ بیماری گائے کے گوشت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ تحقیقات کرنے والوں نے یہ بھی کہا ہے کہ گائے۔ بیلوں اور بچھڑوں سے زیادہ یہ بیماری ان بھیڑوں سے منتقل ہوئی جو سکریپی والی بیماری میں مبتلا تھیں اور بھیڑوں کی یہ بیماری برطانیہ میں کوئی دو سو سال سے موجود ہے۔ ہوا یہ کہ 1950ء میں جب زرعی صنعتی اور تجارتی شعبوں میں تبدیلیاں آنی شروع ہوئیں تو دودھ کی مصنوعات میں زبردست اضافہ ہو گیا اور صرف چارے کھانے والے مویشیوں کو زیادہ دودھ حاصل کرنے کی غرض سے مصنوعی غذائیں کھلانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان مصنوعی غذاؤں میں مردہ جانوروں کے گوشت سے تیار کی جانے والی خوراک بھی شامل تھی۔ اور اس طرح سے ایسی بھیڑوں کا گوشت بھی ملا دیا جاتا تھا جو سکریپی میں مبتلا ہوں کہا جاتا ہے کہ ان بھیڑوں کے مر جانے کے بعد بھی سکریپی کا جرثومہ زندہ رہتا تھا۔ بلکہ اپنی تعداد میں اضافہ کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ آلودہ غذا کے ذریعے یہ بیماری گائے بیلوں میں منتقل ہوئی اور اس بیماری کو جو گائے اور بیلوں میں منتقل ہوئی سی۔ جے۔ ڈی کہا جانے لگا۔ برطانوی حکومت نے 1984ء تک اس بات کی تصدیق کی تھی کہ بیس ہزار مویشی اس مرض میں مبتلا ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب ایک لاکھ باون ہزار مبتلا ہیں اور ان میں سے ہر ہفتے دو سو جانور مر جاتے ہیں۔ بلکہ برطانوی حکومت نے اب یہ بھی کہا ہے کہ جتنے مویشی وہاں موجود ہیں۔ ان کی نصف تعداد بیمار ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو لوگوں کے دلوں میں الجھاؤ پیدا کرتی ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب تک پوری تحقیقات نہ کر لی جائے۔ اور حتمی سائنسی ثبوت پیش نہ کر دیئے جائیں اس وقت تک ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ ایک طرف خیال پیدا ہوتا ہے دوسری طرف احساس اسے لے اڑتا ہے اور کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ کچھ لوگ جو زیادہ مضبوط قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں وہ تو اثر نہیں لیتے لیکن دوسرے لوگ جلدی متاثر ہو جاتے ہیں۔ یورپی دنیا میں ایسی ہی امراض سے خطرے کے پیش نظر برطانیہ پر گوشت برآمد کرنے کی پابندی عائد ہو چکی ہے۔ لیکن برطانوی حکومت کا اصرار ہے کہ دماغی طور پر متاثر ہونے والے مویشیوں کا سی۔ جے۔ ڈی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہرحال گوشت کی ایک صورت ایسی سامنے آ گئی جو بیماری پھیلاتی ہے اور جس سے مزید بہت زیادہ بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے۔ عام آدمی کیا کرے۔ اسے تو ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ جو کچھ عام ڈاکٹر کہتے ہیں وہ آج کا انسان کرتا ہے اور جو کچھ کل کے ڈاکٹر کہیں گے وہ کل کا انسان کرے گا۔ بے شک ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہو۔ آخر صحت کے متعلق فیصلے تو ڈاکٹروں نے ہی کرنے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بیماری ایسے لوگوں کو لگتی ہے جو زیادہ تر مویشیوں کے قریب رہتے ہیں اور جن کے ارد گرد ان کا فضلہ پھیلا رہتا ہے۔ اگر اس بات کو مد نظر رکھا جائے تو ہم اپنے ملک کے متعلق کیا کہیں گے۔ یہاں تو مویشی پالنے والے مویشیوں کے ہمیشہ قریب ہی رہتے ہیں۔ اور فضلہ وہاں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ہمارے ایک عزیز ہیں انہیں ان کے ایک عزیز نے صحت اور خوراک کے متعلق امریکہ سے ایک کتاب بھیجی۔ یہ ان کتابوں میں سے ایک کتاب ہے جن سے کاؤنٹر کے کاؤنٹر بھرے رہتے ہیں۔ اور ہر ڈاکٹر اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق ایسی کتابیں لکھتا ہے اور مارکیٹ میں لے آتا ہے اس کتاب میں گوشت خوری کی مخالفت کی گئی ہے اور ہمارے یہ عزیز جس سے ملتے ہیں۔ جس سے بات کرتے ہیں اسے یہی بتاتے ہیں کہ ان کی ساری بیماریاں گوشت نہ کھانے سے دور ہو گئی ہیں اور دوسرے لوگ جو مریض ہیں مرض چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو وہ اگر گوشت کھانا چھوڑ دیں تو وہ بھی ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے۔ ایسا ممکن ہے یا نہیں۔ لیکن وہ ہر جگہ اپنی اس بات کو دہراتے ہیں۔ اور اتنے یقین کے ساتھ دہراتے ہیں کہ ایک دفعہ تو جی چاہتا ہے کہ انسان گوشت کھانا چھوڑ ہی دے۔ اگرچہ کچھ ہی دنوں کے بعد چھوڑے ہوئے گوشت کی طرف پھر رجحان ہو جاتا ہے۔ بہرحال کھانے میں احتیاط کی ضرورت ہے جیسے کہ ایک لطیفہ سنا کرتے تھے کہ ایک شخص کے پیٹ میں درد ہوا تو وہ ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر نے اس سے پوچھا کھایا کیا تھا کہنے لگا۔ کھائی تو روٹی ہی تھی۔ لیکن ذرا جلی ہوئی تھی تو ڈاکٹر نے اپنے کمپاؤنڈر سے کہا کہ اس کی آنکھوں میں دوا ڈالیں۔ مریض حیران ہوا۔ ڈاکٹر کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری نظر ٹھیک نہیں ہے۔ اگر ٹھیک ہوتی تو جلی ہوئی روٹی نہ کھاتا۔ جلی ہوئی روٹی کھانے سے ہی تو پیٹ میں درد ہوا ہے۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ کھانے میں احتیاط کی جائے۔ جو کچھ ہم کھاتے ہیں اسی سے صحت قائم رہتی ہے اور بعض اوقات وہی کسی نہ کسی بیماری کا باعث بن جاتا ہے۔ اور اسی لئے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ جو کچھ ہم کھائیں وہ ہمارے لئے بابرکت ہو۔ یہ بات ہمیں کبھی نہیں بھولی کہ بچپن میں دادی اماں کہا کرتی تھیں "اللہ کے نام کی برکت سے" یہ کہہ کر کھانا شروع کرنا چاہیئے۔ بات درست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی برکت عطا کرے تو کھانا مفید ہوتا ہے اور صحت مند رکھ سکتا ہے۔

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل

منشی کرم علی صاحب کاتب

الفضل 11- جنوری 1953ء

ایک وقت تھا کہ قادیان میں نہ کوئی پریس تھا نہ کاتب۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے مسودات طبع کرانے کے لئے امرتسر جانا پڑتا بعض اوقات پا پیادہ ہی چل پڑتے۔ اس قسم کی دقتوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آخر قادیان پریس دستی قائم ہو گیا۔ ابتداء میں حضرت پیر سراج الحق نعمانی حضرت پیر منظور احمد صاحبان کتابت کی خدمات بجا لاتے۔ امرتسری کاتب بھی۔ اسی سلسلہ میں منشی کرم علی صاحب بھی آ پہنچے۔ اور قادیان کے ہو رہے غیر از جماعت کاتب اول تو آتے ہی نہ تھے۔ پھر باوجود ڈبل اجرت اور کھانے وغیرہ کی امداد کے ٹھہرتے نہیں تھے۔ منشی کرم علی صاحب کا خط بہت شستہ تھا ریویو آف ریلیجنز اردو کی کتابت وہی کرتے تھے خط معکوس میں بھی ان کو قابل تعریف دسترس حاصل تھی۔ جس سے سنگسازی کی مشکلات حل ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ حقیقۃ... چھپ رہی تھی۔ چھاپنے والے مرزا اسماعیل بیگ تھے جو حضرت بانی سلسلہ کے بچپن کے خادم تھے پروف حضرت صاحب نے جو ملاحظہ فرما کر واپس بھیجا۔ تو قریباً آدھا صفحہ عبارت بڑھا دی۔ منشی صاحب نے بلا تکلف پتھر پر الٹا لکھا۔ چنانچہ جس خوبی سے یہ کام کیا گیا حقیقۃ... طبع اول کے صفحات سے فنی واقفیت والے دیکھ کر داد دے سکتے ہیں۔ پھر حضرت بانی سلسلہ کا منشاء تھا کہ چراغ الدین جمونی وغیرہ کی تحریروں کا عکس چھپے۔ لاہور سے فوٹو کرانے میں کئی دقتیں تھیں۔ جلدی بھی تھی۔ منشی صاحب نے باریک کاغذ کاپی کے طور پر رنگ کر اسے اصل تحریر پر رکھ کر عکس لے لیا۔ اور یوں بلا خرچ بہت جلد یہ کام بھی ہو گیا منشی صاحب نے اپنے کئی شاگرد بھی تیار کئے بالخصوص منشی محمد حسین صاحب کاتب بدر جو آخری دم تک بدر اور الفضل لکھتے رہے اور سنگسازی بھی کرتے رہے۔ انہی کے فرزند احمد حسین نام آجکل الفضل کے ہیڈ کاتب ہیں۔ لیتھو پریس میں اصلاح سنگ بہت ضروری ہے اور احمدیہ تصانیف و اخبارات جن میں زیادہ حصہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں کی مجنونہ حرکات

نیٹو کی امن قائم کرنے والی فوج نے جو کئی ملکوں پر مشتمل ہے ان علاقوں کا گشت شروع کر دیا ہے جو سرائیوو کے نواح میں سرب شہری خالی کر کے جا رہے ہیں۔ سربوں نے اپنی مجنونانہ حرکات کا اس طرح سے اظہار کیا ہے کہ وہ ان جگہوں کو خالی کرتے ہوئے عمارات کو آگ لگا رہے ہیں اور توڑ پھوڑ رہے ہیں۔ کئی منزلہ عمارات کو آگ لگا کر تباہ کیا جا رہا ہے۔ سرائیوو کے نواحی علاقوں کو ڈیٹن امن سمجھوتے کے تحت 19- مارچ تک بوسنیا کی حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا اور سرائیوو کے گردونواح پر سربوں کا کنٹرول مکمل طور پر ختم کر کے بوسنیا کا اقتدار قائم کر دیا جائے گا۔ نیٹو کی افواج نے سرائیوو کے گردو نواح سے بارودی سرنگیں ہٹانے کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ سربوں نے بوسنیا کی افواج کی پیش قدمی روکنے کے لئے علاقے میں لاکھوں بارودی سرنگیں بچھا دی تھیں۔

سرائیوو کے گردونواح میں موجود سربوں نے سرائیوو شہر کا عرصہ ساڑھے تین سال تک بدترین محاصرہ کئے رکھا اور سرائیوو میں آباد بوسنیا کے شہریوں پر عرصہ حیات تنگ کئے رکھا تھا۔ اس طویل عرصے میں نہ تو شہر میں بجلی کی سپلائی تھی نہ گیس کی اور نہ ہی پانی کی۔ شہر کو آنے والے تمام راستوں پر سربوں کا مکمل کنٹرول تھا اور شہر کے باہر سے کوئی امداد پہنچنے نہیں دی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے سرائیوو میں قحط کے حالات پیدا ہوتے رہے۔ سربوں نے سرائیوو کے ہوائی اڈے پر بمباری کر کے اور وہاں پر اترنے والے جہازوں پر حملے کر کے ائرپورٹ کو بھی بند کروا دیا تھا۔ اس شدید مشکل صورت حال میں سرائیوو کا رابطہ بیرونی دنیا سے قائم کرنے کے لئے ایک سرنگ کھودی گئی تھی۔ یہ ایک تنگ سی سرنگ تھی جو دوسری طرف بوسنیا کے زیر قبضہ علاقہ میں نکلتی تھی۔ اس سے آمدو رفت بھی آسان نہ تھی۔ یہ طویل دور سرائیوو کے شہریوں نے بے حد صبر اور حوصلے سے گزارا۔ آج جب کہ ان کے علاقے کو سربوں سے خالی کرایا جا رہا ہے تو سرب شہری جاتے جاتے اپنی زیر قبضہ عمارتوں کو تباہ کر رہے ہیں اور ان کو نذر آتش کر رہے ہیں تاکہ یہ بوسنیا کے مسلمانوں کے کام نہ آ سکیں۔

بوسنیا کی تعمیر نو کے لئے اسلامی کانفرنس کے قائم کردہ ایک گروپ کا تیسرا اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں بوسنیا کے شہروں کی تعمیر نو بے گھر افراد کی بحالی اور بوسنیا کی تباہ حال معیشت کو دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا کرنے کے لئے اقدامات پر غور کیا جا رہا ہے۔ بوسنیا کے عوام کے لئے فنی تربیت کی سہولتیں مہیا کرنے کے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں بوسنیا ہرزی گووینا اور اسلامی ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کی تفاصیل طے کی جائیں گی۔ اس امدادی گروپ میں اسلامی کانفرنس اور بوسنیا کا اعلیٰ اختیاراتی وفد شریک ہو رہا ہے۔ اب تک اس بارے میں کئی اجلاس ہو چکے ہیں۔ تازہ اجلاس میں پچھلے دو اجلاسوں میں کئے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کا جائزہ لیا جائے گا۔

بوسنیا کے وفد کے سربراہ مسٹر شاکر بے نے اس کانفرنس کے پاکستان میں انعقاد پر حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○○○

عراق کی عمارت کی تلاشی

اقوام متحدہ کے نمائندے وقتاً فوقتاً عراق میں آکر مختلف مقامات کی تلاشی لیتے رہتے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ عراق خفیہ طور پر کسی قسم کے ہتھیار تو نہیں بنا رہا۔ گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کے ایک وفد نے عراق میں ایک مشتبہ عمارت کی سات گھنٹے تک پوری تفصیل سے تلاشی لی اور اس تلاشی کے بعد اعلان کیا کہ ان کو یہاں سے کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملی۔ خیال کیا جا رہا تھا کہ اس عمارت میں خفیہ طور پر کیمیائی ہتھیار تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کے وفد نے بتایا کہ اس عمارت سے نہ تو کوئی مشین اور نہ ہی کوئی دستاویز ایسی ملی ہے جس سے عراق پر لگائے گئے الزامات کی صداقت ثابت ہو سکے۔

اگرچہ عراق سے اس قسم کی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی اس کے باوجود امریکہ اور اس کے حلیف عراق پر سے اقتصادی پابندیاں ختم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ یہ پابندیاں جنہوں نے عراق کی معیشت کو مفلوج کر کے رکھا ہوا ہے، 1990ء میں اس وقت لاگو کی گئی تھیں جب عراق نے ایک ہی ہلے میں کویت پر قبضہ کر لیا تھا۔

○○○

بنگلہ دیش میں مذاکرات

بنگلہ دیش میں عام انتخابات کے بعد بھی اپوزیشن کے ایجی ٹیشن کا سلسلہ جاری ہے۔ جلسے جلوسوں اور توڑ پھوڑ کا بازار گرم ہے۔ ہڑتالوں سے شہری اور حکومتی حلقے سخت پریشان ہیں۔

اس صورت حال میں بنگلہ دیش کے صدر مسٹر عبدالرحمٰن بسواس نے اپوزیشن سے بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اپوزیشن کی بڑی سیاسی پارٹی عوامی لیگ کی لیڈر بیگم حسینہ شیخ نے کہا ہے کہ انتخابات دوبارہ کرائے جائیں اور اس وقت تک ایک غیر جانبدار وزیراعظم اور حکومت ملک کا انتظام چلائے اور انتخابات اس غیر جانبدار حکومت کی سربراہی میں کرائے جائیں۔ وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء سابق انتخابات کو کالعدم قرار دیں اور خود اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔

سید ظہور احمد شاہ

زراعت کالم

شجرکاری کے موضوع پر حضرت امام جماعت الثالث نے 6- فروری 1976ء کو ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس کے چند اقتباسات احباب جماعت کی توجہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

امید ہے احباب کرام اس موسم بہار میں اپنے اپنے گھروں گلیوں، محلوں، شہروں، کھیتوں، اور زمینوں، پر درخت لگا کر ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

حکومت کی طرف سے قوم کی بہبود کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں اور جن میں عوام کو بھی حصہ لینا چاہئے ان میں درخت لگانے کا کام بھی ہے۔

ایسے کاموں میں افراد جماعت احمدیہ کو دوسروں کی نسبت زیادہ ذوق اور شوق سے حصہ لینا چاہئے تاکہ ہمارا ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے اور اس کے لئے خوشحالی کے سامان پیدا ہوں۔

درختوں کے بہت سے فوائد ہیں۔ ہم اپنے گھروں میں جو درخت لگاتے ہیں ان کا ہمیں ذاتی طور پر اور خاندانی طور پر فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے درختوں کے ذمہ ایک یہ کام بھی لگایا ہوا ہے کہ جو ہوا سانس لیتے ہوئے ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے درخت اس کو صاف بھی کرتے ہیں اور آکسیجن جو ہمارے لئے ہوا کا بہت مفید حصہ ہے درختوں کی وجہ سے وہ فضا میں زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ پھر درختوں کے نتیجہ میں زمینوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ جس علاقے میں بہت سے درختوں پر مشتمل جنگلات ہوں وہاں کی فضا پر درخت اثر انداز ہوتے ہیں اس رنگ میں وہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں۔ اگر ہم محنت کر کے اور حکومت کی انتظامیہ کے تعاون کے ساتھ ربوہ کی پہاڑیوں کو درختوں کے ساتھ ڈھانک دیں تو یہاں گرمیوں کے موسم میں بڑا فرق پڑ جائے اور نسبتاً ٹھنڈ ہو جائے۔

میں ربوہ میں کئی سال سے درخت لگانے کی تحریک کر رہا ہوں۔ اس کا کچھ تو فائدہ ہوا ہے۔ ایسی بہت سی جگہوں پر اب درخت نظر آتے ہیں جہاں پہلے کوئی درخت نہیں تھا لیکن جو میں چاہتا ہوں کہ ہر طرف درخت ہوں اور بڑی صحت مند ہوا ہو جس میں ہم سانس لے رہے ہوں وہ کیفیت ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی۔ درخت تو ہر قسم کے لگانے چاہئیں پھلدار بھی اور لکڑی کے لئے، سایہ دار بھی۔ ہر قسم کا درخت ہماری خدمت پر مامور ہے۔ ہوا کو صاف کرنے کے لئے بھی اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اور بہت سی خدمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے درخت کی سپرد کی گئی ہیں۔

ربوہ میں درخت لگانے کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا اور غالباً انصار اللہ کے بھی۔ اگر پہلے نہیں کیا گیا تھا تو آج میں انصار اللہ کے سپرد بھی کر دیتا ہوں۔ علاوہ ازیں ہماری مقامی تنظیم ہے وہ بھی ذمہ دار ہے۔ سب مل کر کوشش کریں کہ محلوں میں جو کوئی جگہ جہاں درخت لگ سکتا ہے اس کو بہرحال خالی نہ چھوڑیں۔

"پس شجرکاری کا موسم شروع ہو گیا ہے حکومت کی طرف سے بھی اعلان ہو چکا ہے۔ اور قوم کی بھلائی کے لئے یہ منصوبہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ قوم کا درد ہمارے دل میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حسن عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور پھر ان کو پالیں۔"

"پس ربوہ والے بھی اور باہر رہنے والے احمدی خصوصاً وہ جو زمیندار ہیں ان کو درخت لگانے کی طرف اور پھر درخت پالنے اور ان کی نگہداشت کی طرف پوری توجہ کرنی چاہئے۔ اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہئیں۔"

بقیہ صفحہ 3

خصوصیات صحیح مسلم

صحیح مسلم بے شمار خصوصیات کی حامل ہے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(1) حسن ترتیب (2) امام مسلم احادیث کو محدثانہ حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس میں صرف بارہ تعلیقات ہیں۔ جبکہ امام بخاری احادیث پر مجتہدانہ نظر ڈالتے ہیں۔ اس لئے اسناد کے متصل ہونے کی طرف سے بے خبر ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بخاری میں بہت سی تعلیقات اور غیر مسند روایتیں ہیں۔

(3) امام بخاریؒ کو بعض راویوں کے نام و کیفیت میں اشتباہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو دو الگ الگ نام تصور کر لیتے ہیں۔ لیکن امام مسلم کو اس قسم کا کوئی دھوکہ نہیں ہوا۔

(4) امام بخاریؒ کی احادیث میں تقدیم و تاخیر۔ حذف۔ اسقاط کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن مسلم میں اس قسم کی کوئی پیچیدگی نہیں۔

اس کتاب کی بہت سی مختصرات مستخرجات اور شروح لکھی گئی ہیں۔ جن میں سب سے مشہور شرح المنہاج للنووی ہے

(الفضل 29- اکتوبر 1954ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

دراصل ان کے والد مکرم محمد علی الشواء صاحب کے متعلق ہیں۔ جبکہ مکرم اکرم الشواء صاحب کی پیدائش 1948ء کی ہے اور ان کے والد محمد علی الشواء صاحب نے 1946ء میں بیعت کی تھی اور وہ بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اور اس طرح اکرم الشواء صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ یہ چند سطور ریکارڈ کی درستی کے لئے تحریر خدمت ہیں براہ کرم تصحیح فرمالی جائے۔

بقیہ صفحہ 5

دینی معلومات کا ہوتا ہے۔ اس کی اصلاح یہی دو چار احمدی کر سکتے تھے۔ لاہور میں اب دقت پیش آرہی ہے کاپی جڑ جاتی ہے پھر اس میں کچھ غلطیاں رہ جاتی ہیں تو اصلاح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سنگساز دینیات عربی اور ہمارے لٹریچر سے ناواقف ہیں۔ اور وہ کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں اگر بنائیں ورنہ اول تو بناتے ہی نہیں۔ جب ریویو اردو کا چارج مجھے دیا گیا تو منشی صاحب کی نظر کمزور ہو چکی تھی۔ اور ہاتھ مضبوط نہیں رہا تھا۔ اس لئے جب ان کو معلوم ہوا کہ میں کتابت کا کچھ اور انتظام کرنا چاہتا ہوں تو وہ بیرونی محلہ سے جہاں ایک معمولی سا مکان بنا لیا تھا۔ دفتر میں آئے اور پاس بیٹھ کر مجھے کہا۔ میری طرف دیکھئے۔ اور میری گزارش سنئے۔ میں نے بچشم پر آب آپ سے یہ خواہش سن کر کہ ریویو کو میں نے ہی لکھنا شروع کیا تھا۔ اب چند روز کی بات ہے یہ شرف مجھ سے نہ لیا جائے۔ انہیں تسلی دلائی کہ آپ ہی اسے لکھا کریں گے۔ چنانچہ وہی لکھتے رہے جب تک کہ لکھ سکے۔ آخری عمر میں ایک معمولی سی دوکان اپنے مکان ہی میں کر لی تھی۔ اور قطعات بھی لکھتے تھے۔ وہ فارغ اوقات میں خصوصاً صبح شام جان محمد چٹھی رساں کے ساتھ مل کر درثمین کے اشعار خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ ابتداء میں احمدیہ چوک کے ملحقہ کچے چبارہ میں رہتے تھے۔ اور کئی لوگ سننے کے لئے نیچے کھڑے ہو جاتے۔ منشی صاحب نے اخیر تک اپنی وضع قطع کو قائم رکھا پٹے رکھتے مایہ لگی ہوئی ہلکے رنگ کی پگڑی گلے میں دوپٹہ، کرتہ تہمد۔ ان کے بڑے لڑکے کا نام رحمت اللہ ہے آجکل غالباً سندھ میں ماسٹر ہیں۔ بہت مخلص ہیں بچپن کی چھ سات سال کی عمر میں ہوگی۔ ظہر کے وقت بیت مبارک میں آئے۔ منشی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں عرض کیا یہ میرا لڑکا ہے۔ رحمت اللہ نے خوش الحانی سے یہ شعر پڑھا۔

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اور آخری فقرہ میں آگے بڑھ کر حضرت صاحب کو ہاتھ لگایا آپ مسکرائے۔ منشی صاحب کو اولاد کی وفات کے صدمات اٹھانے پڑے جو بڑے صبر سے برداشت کئے ایک لڑکا پہلے فوت ہو گیا۔ پھر دوسرا جسے امامت ثانیہ میں اس تحریک پر کہ مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو دینیات پڑھائی جاوے۔ اسے مدرسہ احمدیہ میں ہائی سکول سے داخل کرا دیا۔ یہ لڑکا بہت ذہین شکیل و جمیل تھا۔ اور اپنے ہم عصر طلباء میں مقبول ناگاہ فوت ہو گیا۔ چودہ سال کے قریب عمر ہو گی دفن کے بعد منشی صاحب تو پھر نہ آئے۔ مگر اکثر طلباء وغیرہ قبر پر کئی دن دعا کے لئے جاتے رہے۔ حافظ سلیم اٹاوی نے ایک کتابچہ شائع کیا۔ پھر منشی صاحب نے اپنے پوتے کو اپنی تربیت میں لے لیا ایک تحریک حضرت امام جماعت کی طرف سے ہونے پر چھوٹی سی عمر میں تعلیم چھوڑ کر نیوی میں بھرتی ہو گیا اور تھوڑی مدت کے بعد وہ بھی فوت ہو گیا۔ یہ صدمہ بھی منشی صاحب نے صبر جمیل سے برداشت کیا یہ لڑکا بہت نیک خوش خصال تھا۔ ایک نو عمر مہاشہ غالباً یوگندرپال نام کو سعادت دارین قادیان لے آئی۔ محمد عمر نام پایا۔ ہندی سنسکرت میں کچھ شد بد تھی۔ اس میں امتحان پاس کئے۔ زبان سراسری ہندی تھی مگر صحبت علماء صالحین سے بہرہ اندوز ہو کر مولوی فاضل پاس کر لیا جو بے در بے گھر بے زر ہوں رشتہ دینے میں اکثر کو تامل ہوتا ہے۔ احمدیت میں یہ بات بہت کم ہے۔ منشی صاحب نے جرات اخلاص سے اپنی لڑکی کو ان کے حبالہ نکاح میں دے دیا اور یہ شادی خانہ آبادی موجب برکات ہوئی۔ مولانا شیخ محمد عمر اب کامیاب مربی ہیں۔ خدا تعالیٰ پسماندوں کا کفیل ہو۔ چونکہ پریس سے میرا چالیس سال سے زیادہ واسطہ رہا ہے۔ اس لئے میرا فرض تھا کہ چند کلمات تاسف ان کی وفات پر کہوں۔

اعلان

○ "وکالت دیوان تحریک جدید کی طرف سے انسپکٹران کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں۔ ایسے احباب جنہوں نے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ وہ تحریری امتحان کے لئے مورخہ 96-3-18 بروز سوموار صبح 10 بجے دفتر میں پہنچ جائیں۔ اصل سندات ہمراہ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ضرورت لیڈی ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے جونیئر سیکشن میں ایک انگلش ٹیچر کی اسامی خالی ہے۔ ایم اے انگلش یا بی اے میں انگلش لٹریچر رکھا ہو تو بہتر ہے۔

درخواستیں 96-3-20 تک بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن معرفت نظارت تعلیم بھجوائیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قریشی محمد ارشد صاحب کا چھوٹا بیٹا جمال احسن قریشی دو ہفتے سے بیمار ہے۔ بخار نہیں اتر رہا۔ درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم عبدالسمیع بھٹی صاحب بابت ترکہ مکرم منیر احمد حفیظ صاحب)

مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی c/o بھٹی ٹریڈرز گڑ منڈی کنری سندھ نے درخواست دی ہے کہ وہ تین بھائی ہیں۔ تینوں کے نام مشترکہ طور پر درج ذیل تین پلاٹ الاٹ شدہ ہیں:۔

پلاٹ نمبر 9/7 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 9۔ مرلے 174 مربع فٹ۔

پلاٹ نمبر 4/8 واقعہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 9۔ مرلے 265 مربع فٹ

پلاٹ نمبر 8/7 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 9۔ مرلے 174 مربع فٹ۔

ان کے ایک بھائی مکرم منیر احمد حفیظ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 9/7 برقبہ 9 مرلے 174 مربع فٹ واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ خالدہ منیر صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرم شاہد منیر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

داخلہ ایم۔ایس۔سی

پیٹرولیم ٹیکنالوجی

○ یونیورسٹی آف کراچی نے 2 سالہ کل وقتی پیٹرولیم ٹیکنالوجی میں M.S.c پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں طالب علم کا B.S.c ہونا لازمی ہے اور انٹرمیڈیٹ میں پری انجینیئرنگ مضامین پڑھے ہونے چاہئیں۔ داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ بھی دینا ہو گا جو میتھ۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ انگریزی اور جنرل نالج پر مشتمل ہو گا۔ جو طلبہ B.S.c کے امتحان کے بعد نتائج کا انتظار کر رہے ہیں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم 14۔ سے 25۔ مارچ 96ء تک UBL برانچ کراچی یونیورسٹی سے دستیاب ہوں گے۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رجوع کریں۔

6 Th
WORLD CUP
1996

کھیل اور کھلاڑی

میاں داد کی ریٹائرمنٹ

پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے ریکارڈ ساز بیٹسمین جاوید میاں داد نے گذشتہ روز لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا۔ پاکستان کرکٹ کی تاریخ میں جاوید میاں داد کا نام ہمیشہ روشن رہے گا۔ انہوں نے ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ میں ایسے بے شمار ریکارڈ قائم کئے ہیں جن پر ہر کھلاڑی رشک کر سکتا ہے۔ پاکستان کی کرکٹ کی تاریخ جاوید میاں داد کے تذکرہ کے بغیر ہمیشہ نامکمل رہے گی۔

میاں داد چاہتے تھے کہ وہ ورلڈ کپ کا فائنل کھیل کر ریٹائرمنٹ کا اعلان کریں لیکن بنگلور میں پاکستان ٹیم کی شکست کے بعد ان کی ریٹائرمنٹ کا اعلان بھی ہو چکا گیا۔

پاکستان کی شکست خوردہ کرکٹ ٹیم کی لاہور آمد کی خبر سن کر ائرپورٹ پر بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ جن کے خطرناک ارادے دیکھ کر لاہور آنے والے طیارے کو کراچی موڑ دیا گیا۔ ٹیم کو رات ساڑھے بارہ بجے کراچی سے لاہور کے لئے روانہ کیا گیا لیکن اڑھائی بجے بھی ائرپورٹ پر موجود لوگوں نے ٹیم کے ارکان سے بدتمیزی کی اور ان پر حملے کی کوشش کی۔ اس سے قبل کراچی سے لاہور کے سفر کے دوران طیارے میں بھی ساتھی مسافروں نے کھلاڑیوں پر آوازے کسے اور طنزیہ جملے کہتے رہے۔ مغموم اور افسردہ کھلاڑی چپ چاپ سر جھکائے بیٹھے رہے۔

وسیم اکرم نے کراچی میں پریس کانفرنس کرتے کہا کہ قرآن اٹھوالیں ہم میں سے کوئی بھی کھلاڑی سٹے بازی میں ملوث نہیں۔ انہوں نے کہا کہ انجکشن لگوا کر بھی میں کھیلنے کے قابل نہ ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ میری اور گھر والوں کی جان خطرے میں ہے۔ جو سلوک کیا جا رہا ہے اس کا ہرگز مستحق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری شناخت پاکستانی ہے۔ اس کا نام کس طرح داؤ پر لگا سکتا ہوں۔

کھلاڑیوں کے ساتھ جو ذلت آمیز سلوک ملک بھر میں کیا جا رہا ہے وہ افسوسناک ہے۔ کھلاڑیوں کے پتلے جلائے جا رہے ہیں۔ عدالتوں میں ان کے خلاف ہرجانے کے مقدمات دائر کئے جا رہے ہیں۔ اسمبلیوں اور سینٹ میں ان پر لعن طعن کی جا رہی ہے۔ یہی کھلاڑی کئی دفعہ دنیا میں پاکستان کی نیک نامی کا باعث بنتے رہے ہیں۔ بھارت تو کئی سال کے بعد پہلی دفعہ جیتا ہے۔ اس سے پہلے بھارت کو پاکستان نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ ہرایا ہے۔ اب اگلے ماہ شارجہ میں پھر بھارت سے مقابلہ ہو گا۔ کھیل کو کھیل ہی کے طور پر لینا چاہئے۔ اللہ ہماری قوم کو سمجھ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 13- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں جماعت اسلامی کے ارکان قومی اسمبلی نے مسلم لیگ (ن) کے جاوید ہاشمی کو ٹھڈوں اور گھونسوں سے پیٹ ڈالا۔ سرکاری اور غیر سرکاری ارکان نے بھاگ کر جاوید ہاشمی کو مزید مار پڑنے سے بچایا۔ جماعت اسلامی کے ارکان مولانا فتح اللہ اور مولانا عبدالرحیم چترالی نے نماز کے وقفہ میں تاخیر کرنے پر جارحانہ انداز اپناتے ہوئے ایوان میں شور مچا دیا اور حکومت اور اپوزیشن دونوں پر تنقید شروع کر دی۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے ارکان نے متفق ہو کر جماعت اسلامی کے رویہ کی مذمت کی جس کے بعد مولانا چترالی نے مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کو کافر جماعتیں قرار دے دیا۔

گزشتہ روز فاروڈ کہوٹہ کے واقعہ پر بحث کے دوران اذان ظہر ہوئی تو ڈپٹی سپیکر نے جو اجلاس کی صدارت کر رہے تھے کہا کہ آج اجلاس جلد ختم ہو جائے گا اس لئے نماز کا وقفہ کرنے کی بجائے اجلاس پہلے نمٹا لیا جائے۔ اس پر جماعت اسلامی کے ارکان نے مخالفت شروع کر دی۔ اس دوران جاوید ہاشمی نے پوائنٹ آف آرڈر پر ڈپٹی سپیکر کے موقف کی تائید کی اور کہا کہ اسلام آزاد مذہب ہے جو نماز پڑھنا چاہے وہ اپنی مرضی سے نماز پڑھنے جا سکتا ہے مذہب زبردستی کوئی بات مسلط کرنے کا حکم نہیں دیتا ضروری مواقع پر اللہ تعالیٰ نے بھی قدرے تاخیر سے نماز ادا کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مولانا چترالی نے کہا کہ تم کو شرم نہیں آتی تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ جاوید ہاشمی نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے تو ڈرتا ہوں مولویوں سے نہیں ڈرتا۔ اس پر صاحبزادہ فتح اللہ اونچی آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے۔ مولانا چترالی نے کہا کہ اللہ تم کو غرق کرے گا۔ جاوید ہاشمی اپنی نشست سے اٹھ کر مولانا چترالی اور صاحبزادہ فتح اللہ کو بٹھانے ان کی نشستوں کی طرف گئے تو دونوں مولانا صاحبان نے جاوید ہاشمی کو دھکے اور ٹھڈے مارنے شروع کر دیئے۔ حالات کی نزاکت بھانپ کر مظفر ہاشمی بھاگ کر وزیر مملکت رضا ربانی کے پاس آئے کہ بیچ بچاؤ کرائیں۔ رضا ربانی بھاگتے ہوئے ہوئے مولانا چترالی اور صاحبزادہ فتح اللہ کی نشستوں کے پاس پہنچے اور قریب تھا کہ دونوں مولانا صاحبان جاوید ہاشمی پر حملہ کرتے کہ رضا ربانی بیچ میں کھڑے ہو گئے۔ اس دوران وزیر تعلیم خورشید شاہ' وزیر قانون این ڈی خان اور اپوزیشن کے بعض ارکان بھی بھاگتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ اور بیچ بچاؤ کرانے میں مصروف ہو گئے۔ جاوید ہاشمی مایوس ہو کر واپس اپنی نشست پر آ گئے۔ تو رضا ربانی نے جماعت اسلامی کے دونوں ارکان کے رویے پر شدید احتجاج کیا اور کہا کہ جاوید ہاشمی کے ساتھ صریحاً زیادتی کی گئی ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ باقاعدہ تحریک پیش کریں۔ اس پر بھی دونوں مولانا صاحبان نے ہنگامہ آرائی کا سلسلہ جاری رکھا۔ صاحبزادہ فتح اللہ نے عزم ظاہر کیا "ہم وخت ڈالے گا" سپیکر نے فیصلہ کیا کہ نماز کے لئے دس منٹ کا وقفہ کیا جائے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکی ہتھیاروں کی فراہمی میں تاخیر سے پاک امریکہ تعلقات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ ہتھیار ہمارے ہیں۔ ہمیں ملنے چاہئیں۔ امریکہ ہمارا سرمایہ ہمارے ہی خلاف بطور آلہ استعمال نہ کرے اس طرح مایوسی پھیلے گی۔ سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارا ایٹمی پروگرام پر امن ہے۔ بھارت نے سلامتی کے لئے خطرہ پیدا کیا تو پھر کچھ نہ کچھ کریں گے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارتی دھماکے سے بڑا دھماکہ کریں گے۔ اگر بھارت نے ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کر کے مردانگی دکھانے کی کوشش کی تو پاکستان اس سے بڑھ کر مردانگی کا ثبوت دے گا۔ ہم بھارتی طیارے کا طیارے سے ٹینک کا ٹینک سے اور میزائل کا میزائل سے مقابلہ کر سکتے ہیں بھارت نے دھماکہ کیا تو ہمارے پاس سوچنے کا سوال نہیں رہے گا۔ پھر ہم ملکی سلامتی کے تحفظ کے لئے ہر اقدام کریں گے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں تحریک التوا پر بحث میں کہا کہ نواز شریف نے ایٹمی پروگرام پر جو موقف واشنگٹن میں اختیار کیا اس سے ان کا اور پوری قوم کا قد بڑھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو جموں بارڈر پر باڑھ لگانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر نے سندھ سے احسان فراموشی کی ہے۔ سندھی ان کے سیاسی تابوت میں آخری کیل ٹھونکیں گے۔ نواب شاہ کی مسلم لیگ کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محنت کشوں کے ووٹوں سے برسر اقتدار آنے والے حکمران غریبوں کو روزگار دینے کی بجائے ایجنٹوں کے ذریعے. لاکھوں روپے بٹور رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے مشہور دہشت گرد نعیم شری کی ہلاکت کے خلاف ایم کیو ایم نے جمعرات کو ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ الطاف حسین نے کہا ہے کہ نعیم شری مہاجروں کا سچا مجاہد تھا۔ اس نے بزدل اور متعصب حکمرانوں کے سامنے سر نہ جھکا کر پوری قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ اور مجھ سمیت پوری قوم کو اپنے اس بہادر فرزند پر ناز ہے۔ خدا اس کے قاتلوں پر عذاب نازل کرے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے گزشتہ روز چین کے سفیر سے ملاقات کی اور ان کو بھارتی ایٹمی تیاریوں اور اپنے امریکی دورہ کی تفاصیل بتائیں۔ چینی سفیر نے واشنگٹن میں نواز شریف کی تقریر کو سراہا۔

میری یادیں

تالیف ملک محمد عبداللہ
ملنے کا پتہ افضل برادرز گولبازار ربوہ

کیوریٹو (ہومیوپیتھک) کورسز

	قیمت	
ASTHMA COURSE	100/-	☆ دمہ (ضیق النفس) سانس کی تنگی کا مستقل علاج
BABY GROWTH COURSE	45/-	☆ کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے
BED URINE COURSE	45/-	☆ بچوں اور بڑوں کا پیشاب نیند میں خطا ہو جانے کی تکلیف کیلئے
BODY BUILDING COURSE	150/-	☆ کمی خون' دبلے پتلے جسم اور پچکے گالوں والے کمزور افراد کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے
DWARFISHNESS COURSE	120/-	☆ قد کا چھوٹا ہونا' جسم کی کمزوری اور بونا پن' بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما وغیرہ کیلئے
EYE SIGHT COURSE	105/-	☆ نزدیک کی نظر کی عمومی کمزوری کیلئے
FALLING HAIR COURSE	55/-	☆ بالوں کے گرنے' کمزور ہونے اور گنجاپن وغیرہ میں یہ کورس نئے بال اگاتا اور پہلے بالوں کو مضبوط کرتا ہے
HYPERTENTION COURSE	240/-	☆ ہائی بلڈ پریشر (بلند فشار خون) خون کے دباؤ میں زیادتی کا بفضل تعالیٰ فوری اور مستقل علاج ہے۔
KIDNEY INFECTION COURSE	290/-	☆ گردہ میں سوزش' پیشاب میں خون پیپ البومن وغیرہ آنے کی تکلیف کیلئے
KIDNEY STONE COURSE	290/-	☆ گردے مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس ہے
LEUCODERMA COURSE	160/-	☆ برص' پھلبہری' جسم اور چہرہ کی جلد کا جگہ جگہ سے سفید اور سرخی مائل ہونا
MYOPIA COURSE	105/-	☆ قریب نظری یعنی دور کی نظر کی کمزوری کیلئے
OBESITY COURSE	120/-	☆ موٹاپے اور زائد وزن کو (طاقت گھٹائے بغیر) کم کرنے کیلئے
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی و بادی ہر دو قسم کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید موثر علاج ہے
POLIO COURSE	225/-	☆ بچوں کے فالج (پولیو) جس سے بعض اعضاء خصوصاً ٹانگیں اور بازو سوکھ جاتے ہیں
STERILITY COURSE	165/-	☆ عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کیلئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج
URINATION COURSE	65/-	☆ پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنے کیلئے بفضل تعالیٰ کامیاب کورس

تمام کیوریٹو ادویات کا لٹریچر اپنے شہر کے سٹورز سے مفت' بذریعہ ڈاک -/5 روپے کے ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

CURATIVE INT'L RABWAH. کیوریٹو انٹرنیشنل- ربوہ
کیوریٹو سمپلز و مین کلینک 211054 سیلز آفس (04524)211283 فیکس (92-4524)212299
لیڈیز کلینک (04524)606 ہیڈ آفس (04524)771

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض' پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534